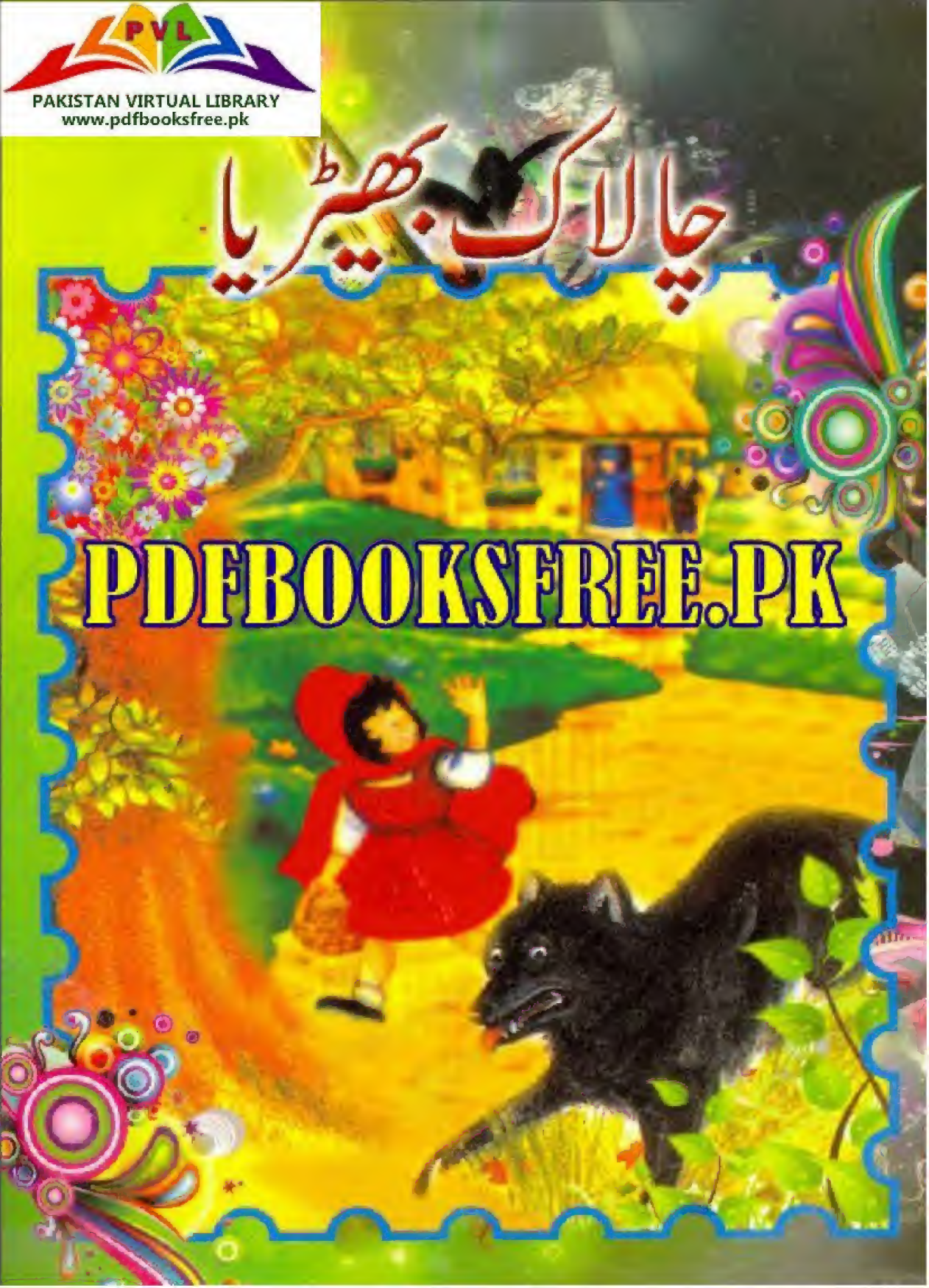


چالاک بھیریا

PDFBOOKSFREE.PK



چالاک بھیڑیا



منہی ثریا بہت پیاری بچی
 تھی۔ وہ صبح اسکول جاتی
 تھی اور وہاں سے واپس
 آ کر اسکول کا کام
 کرتی تھی۔ اس کے بعد
 وہ گھر کا کام کرتی تھی اور
 گھر کا سودا سلف بھی
 لاتی تھی وہ اکثر سیر کے
 لئے قریبی جنگل میں بھی
 چلی جاتی تھی وہاں بہت
 سے جاندار اس کے
 دوست تھے وہ اس کے
 ساتھ کھیلتے تھے لیکن
 بھیڑیا بہت چالاک تھا،
 ہ بظاہر ثریا کا دوست بنا

ہوا تھا لیکن موقع کی تلاش
میں تھا کہ ثریا کس دن اسے
اکیلے میں مل جائے تو وہ اس
کو چیر پھاڑ کر کھا جائے لیکن
یہ بھیڑیے کی بد قسمتی تھی کہ
ثریا اسے تنہا نہیں ملی تھی اس کا



کوئی نہ کوئی دوست اس کے ساتھ ہوتا تھا یوں بھیڑیے نے سوچا کہ ثریا کو کھانے کی ترکیب نکالی جائے
بلا آخر اس نے یہ ترکیب سوچی کہ ثریا کی امی کو جا کر کہے کہ اس نے شیر کو کسی سے باتیں کرتے سنا ہے

کہ وہ ثریا کو چیر پھاڑ کر کھا جائے گا،
اس طرح بھیڑیے کا ارادہ تھا کہ وہ
ثریا کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھالے
گا اور اس کے ساتھ رہنے لگے گا،
اس طرح کوئی نہ کوئی موقع نکال کر
ثریا کو کھا جائے گا اور اس کا الزام شیر
پر لگا دے گا۔

بھیڑیے کو یہ معلوم تھا کہ ثریا شام
کے وقت گھر سے سوا لینے نکلتی ہے۔
وہ راستے میں ایک جگہ بیٹھ کر اس کا
انتظار کرنے لگا اور پھر جب ثریا



اس کے پاس آئی تو اس نے ثریا سے کہا کہ وہ محتاط رہے شیر اسے کھا جانے کا ارادہ رکھتا ہے یہ سن کر ثریا پریشان ہو گئی لیکن بھیڑیے نے اسے تسلی دی کہ وہ فکر نہ کرے وہ اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ جبکہ اس نے بتایا کہ آج تو اسے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ شیر کسی



دوسرے جنگل میں گیا ہوا ہے۔ ثریا اس کی بات سن کر مطمئن ہو گئی اور بھیڑیے کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے روانہ ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ کل سے وہ احتیاط کرے گی اور گھر سے کم ہی نکلے گی اس لئے آج ہی پھول توڑ کر لے جائے۔ اس نے پہلے سودا لیا اور اس کے بعد پھول توڑ کر اپنی ٹوکری میں ڈالنے لگی۔ ادھر بھیڑے سوچا کہ اب شیر والی بات جا کر ثریا کی امی کو بتا دے۔ وہ تیز تیز



قدموں سے روانہ ہو گیا۔ وہ اپنی چالاکی اور مکاری پر بے حد خوش تھا اور اس بات پر بھی بہت خوش تھا کہ وہ جلد ہی ثریا کو کھا جائے گا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ ثریا کے گھر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے ثریا کی امی کی آواز آئی۔

”کون ہے؟“

بھیڑیے نے جواب دیا ”میں ہوں بھڑیا آپ سے
ایک ضروری بات کرنی ہے۔“
ثریا کی امی نے کہا ”دروازہ کھلا ہے تم اندر آ جاؤ۔“
”جی بہتر ہے“ بھڑیے نے کہا۔



اور دروازہ کھول دیا، قریب ہی ثریا کی امی اپنے بستر پر
لیٹی تھیں۔ بھڑیے نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے ان سے نرم انداز میں پوچھا کہ ”آپ کی
طبیعت کیسی ہے؟“ خدا نخواستہ آپ بیمار تو نہیں ہیں؟
”نہیں میں بیمار نہیں ہوں، بس ذرا تھک گئی تھی اس لئے آرام کر رہی تھی۔“
ثریا کی امی نے جواب دیا۔
”کیا میں آپ کے پاس بیٹھ جاؤں؟“ بھڑیے نے اجازت مانگی۔
”ہاں ہاں ضرور۔“ ثریا کی امی نے کہا۔

بھڑیا ان کے قریب بیٹھ
گیا۔ ”ہاں کہو کیسے آنا
ہوا؟“

ثریا کی امی نے اس سے
پوچھا: ”میں آپ کے پاس
کوئی اچھی اطلاع نہیں لایا
ہوں۔“ بھڑیے نے کہا۔



تو ثریا کی امی پریشان ہو گئی اور جلدی سے بولیں

”جلدی بتاؤ کیا اطلاع لائے ہو؟“

”اطلاع یہ ہے کہ شیر نے ثریا کو کھا جانے کا

منصوبہ بنالیا ہے“ بھیڑیا بولا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟“ ثریا کی امی نے مزید

پریشان ہو کر کہا۔

”میں ٹھیک کہہ رہا ہوں“ بھیڑیا بولا۔

”یہ تو بڑی بُری اطلاع ہے حالانکہ شیر تو بہت

نیک دل ہے“ ثریا کی امی نے کہا۔

”وہ اوپر سے نیک دل بنا ہوا ہے لیکن دراصل وہ

بہت ظالم چالاک اور مکار ہے اب آپ ثریا کی

حفاظت کرنے“ بھیڑیا بولا

”میں اسے گھر میں تو بیٹھا نہیں سکتی ہوں کیونکہ اسے

اسکول میں تو لازمی جانا ہوتا ہے۔“

ثریا کی امی نے کہا۔

”اس کا ایک حل ہے میرے پاس“ بھیڑیے نے

جلدی سے کہا۔



”وہ کیا حل ہے؟“ ثریا کی امی نے پوچھا۔
”وہ یہ کہ میں ثریا کی حفاظت کروں گا کیونکہ
ثریا میری اچھی دوست ہے اور بُرے وقت
میں اچھے دوست ہی کام آتے ہیں“
بھیڑیے نے کہا۔

”تمہارا بہت بہت شکریہ لیکن اس طرح
تمہارے کاموں کا حرج ہوگا۔“ ثریا کی امی
نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں، میرے کوئی خاص کام

نہیں ہوتے ہیں اور پھر اس وقت تو میرے لئے سب سے اہم کام یہ ہے کہ میں اپنی دوست کی مدد
کروں“ بھیڑیے نے کہا۔

”اگر تم ایسا کرو گے تو ہم زندگی بھر تمہارے شکر گزار رہیں گے۔“ ثریا کی امی بولیں۔

”اس میں شکریہ ادا کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو میرا فرض ہے کہ میں مشکل وقت میں اپنے
دوست کے کام آؤں۔“

بھیڑیے نے کہا:

تھوڑی دیر میں ثریا بھی آگئی،

ثریا کی امی نے اسے ساری بات بتائی۔

وہ بھی بھیڑیے کی بہت شکر گزار ہوئی،

اس نے بھیڑیے کے لئے ایک بستر بھی لگا

دیا۔ وہ اس پر آرام کرنے لگا اور شیر کے

بارے میں خطرناک باتیں کر کے ثریا کو

پریشان کرنے لگا۔

ساتھ ہی اسے تسلیاں بس دینے لگا



کہ وہ اس کا ساتھ ہے اور اسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ثریا کے اٹو لکڑیاں کاٹنے کا کام کرتے تھے وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹنے کے بعد انھیں بازار میں بیچ کر گھر پہنچے تو انھوں نے بھیڑیے کو گھر پر دیکھا۔ ثریا کی امی اور ثریا عرصہ سے اس علاقے میں رہ رہے تھے اس لئے سب لوگوں اور جانوروں کے بارے



میں جانتے تھے۔

اس طرح وہ بھیڑیے کے بارے میں بھی یہ جانتے تھے کہ وہ بہت چالاک اور مکار ہے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ثریا سو گئی ہے تو انھوں نے بھیڑیے سے کہا: کہ اب وہ اپنے گھر جائے اور کل آجائے، بھیڑیے نے کچھ نہیں کہا اور وہاں سے روانہ ہو گیا، اس کے بعد ثریا کے ابو نے ثریا کی امی سے کہا کہ بھیڑیا بہت چالاک ہے اور وہ یقیناً کسی غلط نیت سے ہی یہاں آیا تھا۔ ثریا کی

امی نے ان کی بات

سے اتفاق کیا۔

ثریا کے ابو نے کہا:

وہ جلد ہی اپنی بات کا ثبوت

دیں گے۔

اور پھر انھوں نے بھیڑیے



کے گھر جا کر جاسوسی کی تو وہاں بھیڑیے کا ایک دوست
گیدڑ آیا۔ وہ اس کا قابل اعتماد دوست تھا۔ بھیڑیے نے
اسے بتایا کہ اس نے ثریا کے بارے میں کیا منصوبہ
بنایا ہے۔ گیدڑ بہت خوش ہوا اس کا بھی دل ثریا کو کھانے
کا چاہنے لگا۔ ثریا کے ابو ان کی باتیں سن کر پریشان ہو
چکے تھے۔ انھوں ایک ترکیب سوچی اور شیر کے پاس پہنچ
گئے اور اسے بتایا کہ بھیڑیے اس طرح کا منصوبہ بنا کر
انھیں بدنام کرنا چاہتا ہے شیر کو بہت غصہ آیا وہ ان کے



ساتھ چل پڑا اور بھیڑیے کے گھر پہنچ گیا۔ اس نے بھیڑیے اور گیدڑ کو چیر پھاڑ کر ختم کر دیا۔ اب
ثریا کے ابو مطمئن ہو گئے اور شیر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد واپس اپنے گھر آئے۔

یہاں انھوں نے ثریا اور اس کی امی کو ساری بات بتائیں
تو وہ حیران و پریشان ہوئیں، ثریا کی امی نے ان سے
معافی مانگی کہ انھوں نے ان کی بات پر اعتبار نہیں کیا تھا،
ثریا کے ابو نے امی کو معاف کر دیا۔

اب وہ تینوں مطمئن تھے کہ چالاک بھیڑیا اپنے انجام کو
پہنچ چکا ہے، ثریا کے ابو نے ثریا کی امی سے کہا۔

”یہ سچ ہے کہ چالاک اور مکاری کا انجام اچھا نہیں ہوتا
ہے“ اب ثریا مطمئن اور خوش تھی۔ وہ ماں باپ کی
اجازت سے پھول توڑنے کیلئے روانہ ہو گئی۔

